8
6
51

دو سجدہ

مؤلف

سید غضنفر حسین قاسم پور ضلع فتحپور (یو۔پی)

کے ۹۳ وحید آباد نیو گولیمار شہر کراچی نمبر ۱۸

صرف شیعہ نوجوانوں کیلئے

بلا قیمت

صرف محصول ڈاک کے ٹکٹ بھیجکر منگوا سکتے ہیں جو مناسب قیمت

کتابچہ ہذا دینا چاہیں وہ آل پاکستان شیعہ یتیم خانہ۔ کراچی

کو عطا فرمائیں

(ضیاء برقی پریس کراچی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین
ایاک نعبد وایاک نستعین اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین
انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین ۔

سجدہ اول

سجدہ ملک اور سجدہ حسین میں کونسی خصوصیت ہے جب کہ
عالم ملکوت عالم قدس عالم اسباب میں اللہ کی لا تعداد مخلوق سر بسجود ہے
جس طرح حکیم مطلق نے اپنی تعلیم کا کمال اور حکمت کاملہ کا راز سورت عالیہ
سر نامہ میں بھر دیا ہے اسی طرح دو سجدوں اول و آخر کو نہیں معلوم اپنی کتنی
علم و حکمت عطا فرمائی ہے ۔ بنی نوع انسان کے لئے تعلیم و ہدایت کو جمع کر دیا
ہے جس قدر غور و فکر کی جائے نت نئے انکشافات ہوتے جا رہے ہیں علم و حکمت
کے باب کھلتے جا رہے ہیں اولاد آدم کے لئے عالم اسباب عالم بقا کا راستہ
کھلتا جا رہا ہے اور روح انسانی پر سکون ہو جاتی ہے صراط مستقیم بندگان
خدا کیلئے نمایاں اور بندگان ابلیس کی صورت سیرت چھپانے سے بھی نہیں
چھپتی شک و شبہ بیکار ہو جاتا ہے ناری اور ناجی ظاہر ہو جاتے ہیں انعمت
علیھم کے تابعین مثمن ناجی اور غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کے تابعین

متمکن ناری۔

سجدہ اول

سورت بقر آیت نمبر ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲

اے رسول اس وقت کو یاد کر جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا میں اپنا نائب زمین پر بنانیوالا ہوں تو فرشتے تعجب سے کہنے لگے کہ تو زمین پر ایسے شخص کو اپنا نائب مقرر کرے گا جو زمین پر فساد اور خونریزیاں کرتا پھرے حالانکہ اگر خلیفہ بنانا ہے تو ہمارا زیادہ حق ہے کیونکہ ہم تیری تعریف تسبیح کرتے ہیں اور تیری پاکیزگی ثابت کرتے ہیں تب خدا نے فرمایا اسمیں تو شک ہی نہیں جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے اور آدم کی حقیقت ظاہر کرنے کی غرض سے آدم کو سب کے نام سکھلا دیئے پھر ان فرشتوں کے سامنے پیش کیا اور فرمایا اگر تم اپنے دعوئی میں "ہم مستحق خلافت ہیں" سچے ہو تو ان کے نام بتلاؤ تب فرشتوں نے عاجزی سے عرض کی تو ہر عیب سے پاک ہے ہم تو جو کچھ تو نے بتلایا اسکے سوا کچھ نہیں جانتے تو بڑا جاننے والا مصلحتوں کا پہچاننے والا ہے۔

اس وقت خداوند عالم نے آدم کو حکم دیا کہ اے آدم تم ان فرشتوں کو ان سب کے نام بتلاؤ۔ پس جب آدم نے فرشتوں کو ان سب کے نام بتلا دیئے تو خدا نے فرشتوں کی طرف خطاب کر کے فرمایا کیوں میں تم سے نہ کہتا تھا کہ میں آسمان اور زمینوں کے چھپے ہوئے راز کو جانتا ہوں جو کچھ اب ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے تھے وہ سب جانتا ہوں اور ذرا اسوقت

کر یاد کرو جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب کے سب جھک گئے مگر شیطان نے انکار کیا اور غرور میں آگیا اور کافر ہو گیا۔ ایک فریق نے تعظیم نیابت الٰہیہ کر کے تسلیم و رضا حاصل کر لی اور دوسرے نے بغاوت کر کے عدم تعظیم نیابت الٰہیہ کا ارتکاب کیا اور ابلیسیت حاصل کر لی۔ کل کیا کرایا اکارت کرادیا معبود حقیقی کی سنت مقرر ہو گئی کہ تعظیم نبوت والے مسلمان اور انکار تعظیم نیابت الٰہیہ والے ابلیس اور یہ سنت الٰہیہ تا قیامت کیلئے ہے اور معیار جزا۔ اور سزا بھی عالم اسباب میں عملی صفاتی قولی فعلی دو گروہ تا وقت معلوم یعنی حیات ابلیس تک مسلمانیت اور ابلیسیت کے رہ گئے ہر زمانے میں رہے اور آج بھی عدم تعظیم نیابت الٰہیہ والے موجود ہیں اور وہی تخیل انداز فکر بلا استحقاق فضیلت کا زعم باطل رکھتے ہیں۔

ناظرین۔ بقائے دین، تحفظ ایمان کیلئے شناخت عدم تعظیم نیابت الٰہیہ موسومہ نبی۔ رسول۔ امام۔ خلیفہ من اللہ رکھیں جس میں گمراہ نہ ہوں اور ابلیسیوں کی شناخت ہو جاوے۔

غور و فکر

عزازیل اور ملائکہ عابد۔ زاہد۔ اطاعت مطلق رب العزت کرنے والے سن رسیدہ بزرگ مستحق خلافت نہ قرار پاویں اور خلافت الارض کیلئے معیار الٰہیہ مقرر کیا جائے کہ اسکی تخلیق قدرت خاصہ سے ہو اور خالق خود تعلیم دے مخلوق کا ذریعہ واسطہ تخلیق و تعلیم میں نہ ہو یہ معیار و شرائط مقرر ہو کر امر فیصل شدہ ہو جائے اور سنت الٰہیہ مقرر ہو جائے جو غیر مبدل قرار

پائے جس کے برعکس انحراف قرآن کر کے غیر عابد غیر زاہد غیر متقی ایام جہالت میں زندگیاں گذارنے والے اور علم سے لاکھوں میل دور تا حیات رہنے والے کیا بن گئے کیا بنا دیئے گئے کیا مشہور ہوئے تکذیب قرآن اور اتباع سنت الہیہ کا عمل اور عقیدہ اور دعویٰ اسلام کیا خوب۔

بروقت جناب صفی اللہ اور اول باغی مخلوق کا مکالمہ اور معبود حقیقی باحکم اور تلاش صراط انعمت علیہم اور صراط غیر المغضوب علیہم و لا الضالین کیلئے ملاحظہ فرمایئے سورت اعراف آیت ۶۰ تا ۷۰ سورت الحجر آیت نمبر ۲۸ تا ۴۲ سورت بنی اسرائیل آیت نمبر ۶۱ تا ۶۵ سورۃ ص آیت نمبر ۷۲ تا ۸۴ جسمیں علما حق اور علما نا حق کی تحریر تقریر کا معیار تفسیر تاویل علم و جہالت کی حقیقت روشن و نمایاں ہو جائے اور آپ موجودہ دور کے دعویٰ اسلام کو روز روشن میں دیکھ لیں کہ حقیقتاً اسلامیت ہے یا ابلیسیت ہے گنجائش نہیں ہے کہ آیات قرآنی درج کی جا سکیں تکلیف فرما کر خود ملاحظہ فرما کر معلمان من اللہ کے عالمانہ و حکیمانہ انداز سے نتیجہ برآمد فرمالیں خود ساختہ تفسیر و تاویل سے بچتے رہیں مولویانہ گورکھ دھندے سے علیحدہ رہ کر اجر رسالت ادا کریں اور صراط مستقیم پر گامزن رہیں بلا ادائے اجر رسالت اپنی کل عبادت ضائع و برباد نہ کریں۔

آیات مبارکہ کن امور کی نشاندھی کرتی ہیں ابلیس حسب دعویٰ خود ظاہر چھپ کر بذریعہ جھوٹ۔ افترا۔ بہتان۔ فتنہ مفسدا۔ آرائش و آسائش جسم بجذ نفس قوت جماعت دولت حکومت جبر و غلبہ بیجا بلا استحقاق فضیلت

جہل کے زعم باطل کے ذریعہ بہکانا گمراہ کرتا رہتا ہے۔

۲۔ اولاد مال شہرت نمائش بلا حق سے پیشوا کاری اقتدار بیجا سے صراط مستقیم سے ہٹانے کیلئے ادائے اجر رسالت سے دور رکھ کر گمراہ کر کے عبادت عبث کا خوگر بنا کر جہنم کے راستہ پر ڈالتا رہتا ہے اور خود ساختہ تفسیر تاویل حدیث سے بنی آدم کی جڑ کاٹتا ہے۔ باستثنا اجر رسالت ادا کرنے والے مخلص بندوں کے بقیہ سب کے سب گمراہ کرتا رہے گا۔

۳۔ نبوت کی جگہ حکومت کو لاکر غیر اصطفےٰ ظالم جابر قرآن و سنت حقیقی کے خلاف حاکم و علما ناحق کی اطاعت مطلق کی تعلیم و ترغیب تربیت کے ذریعہ اہلبیت کا پرچار کر کے گمراہ کریگا۔ اور سبیل اللہ و صراط مستقیم حسب منشاء اللہ سورت النجم آیت ۲ و سورت دہر آیۃ ۲۹ محمد و آل محمد اہل بیت اطہار ہیں ان کے سبک و تذلیل کی تعلیم دیکر خونریزیاں قتل و غارت فتنہ و فساد اور حکومت کو مقدم قرار دیکر گمراہ کرتا رہے گا۔

۴۔ سنت الٰہیہ ہے کہ نائب اللہ بلا شرکت و منشاء امداد غیر سے اللہ خود اپنی قدرت خاص سے پیدا کرتا پاک و پاکیزہ عقل و علم و عدل کامل عطا کرتا ہے یعنی وہ خلقت امری ہوتا ہے اور علم لدنی رکھتا ہے اس کی خلقت ہی ایسی ہوتی ہے۔

۵۔ اللہ اپنے نائب کو بغرض رسالت نبوت امامت خلافت فی الارض کیلئے خود منتخب کرتا جو زمانے کی کل مخلوق سے علم و عقل و عدل و فضل میں افضل ہوتا ہے زمانے کی کل مخلوق علم و عدل میں اسکی محتاج ہوتی ہے اس سے

غلطی کا امکان نہیں ہوتا وہ معصوم خلق ہوتا اور معصومیت ہی میں کار متعلقہ ختم کرتا ہے عقل وعلم وعدل اسکی خلقت ہوتی ہے وہ مخلوق سے علم وعقل کسب نہیں کرتا اس کا کل عمل قول منشائے ایزدی ہوتا ہے۔

۶۔ نیابت الٰہیہ کی تعظیم وسلام و درود ہر مخلوق پر واجب مطلق ہوتی ہے اسکا قول وعمل نگرانی وحی میں ہوتا ہے۔ قبل تخلیق جناب صفی اللہ بڑے درجہ والے جن کو حق فخر وفضیلت کل مخلوق پر حاصل تھا موجود تھے یہ کون ہستیاں ہیں خدارا غور وفکر فرمائیے۔

۷۔ جہنم کے سات دروازے ہیں ہر موجد گمراہی اپنے اپنے پیروان کو لیکر ایک ایک دروازے سے داخل جہنم ہوگا۔ یہ لوگ ہیں غور وفکر کیجئے اور علمائے ناحق سے دور رہئے۔

امور غور

اللہ مالک کل حاکم مطلق ہے ان الدین عند اللہ الاسلام کا نفاذ اور حکمرانی اللہ نمائندوں کے ذریعہ ہوتی ہے جن کا اصطفےٰ خلقت امری علم لدنی معصوم تحت وحی عمل کرتا ہے اس سے غلطی کا امکان نہیں ہوسکتا ہے وہ اسلامی حکومت کہلائے گی اور اس کے برعکس جب بھی غیر اصطفےٰ غیر معصوم خلقت مبنی علم کسبی والے حکومت کریں گے تو وہ مسلمانی یا جو حکومت کرے گا اسکی حکومت کہلائے گی جو برابر خطاء سے اجتہادی کرتی رہے گی خون سے جل تھل بھردے گی یہی ہوتا رہا ہے اور ہوتا رہے گا۔

من ابتداء جناب صفی اللہ سے جملہ انبیاء علیہ السلام کا مقابلہ ہمیشہ

حاکموں ظالموں سرکشوں زمانہ سے ہوتا رہا۔ حکومت ضد نبوت ہے نبی
عادل عالم عاقل کامل ہوتا ہے اور حاکم عادل عالم نہیں ہوتا اور نہ ہو سکتا
ہے نہ آج تک ہوا تاریخ اور قرآن گواہ ہیں اطاعت غیر اللہ اسلام میں جائز
نہیں ہے من اللہ ہادی کی اطاعت عین اطاعت اللہ ہے وہ اللہ کا نمائندہ
ہے بقیہ کل کی اطاعت مطلق اطاعت غیر اللہ ہے جس کو اسلام رد کرتا ہے
اسکے خلاف عمل عالم کا ہو یا غیر عالم کا افراد کا ہو یا جماعت کا سب ناجائز ہے

گمراہیاں

انکار اللہ من اللہ ہادی کی اطاعت مطلق سے انحراف الحق کے مقابل
خود ساختہ ہادی کی اطاعت پیروی تاسی انتخاب رسول نبی امام خلیفہ
الارض کا مخلوق کو کرنا اختیارات اللہ کو غصب کرنا مقابل قرآن خلاف
منشا اللہ کے تفسیر و تاویل حدیث نظریات کتاب لکھنا اللہ رسول پر بہتان
رکھنا دین اللہ کے مقابل غیر دین اللہ کا اختراع کرنا حکومت علماء ناحق
جماعت اکثریت کی پیروی تاسی کرنا وسعت سلطنت قتل لوٹ ظلم کا نام جہاد
رکھنا قول و عمل مسلم کا نام اسلام رکھنا دین اللہ کو متفرق کر کے فرقہ بنانا
خلاف حکم قرآن دعوی کرنا وغیرہ وغیرہ۔

ابتدائے بشریت

بروقت تخلیق جناب صفی اللہ یہ مسئلہ بالکل صاف ہو کر قطعی ہو چکا کہ تخلیق
تقرر انتخاب معیار نیابت الہیہ موسومے خلیفہ رسول نبی امام مقرر ہو کر سنت
الہیہ بن چکی جو مطابق ۲۳؍۲۲ سورت الفتح غیر مبدل ہے اس کے خلاف

جو بھی کیا گیا یا کیا جائے یا عقیدہ رکھا جائے قول ہو یا عمل سب بغاوت الٰہیہ ہے وہ عالم غیر عالم فرد جماعت حاکم محکوم جو بھی کرے آیات متعلقہ صفی اللہ جسمیں مکالمہ خالق و باطنی معنوی ہے ان کا تعلق جہاں تک معنوی تفسیری تاویل من الحق ہے اس کو صرف علماء حق ہی کر سکتے ہیں جن کیلئے لسان قدرت نے رکھدیا ہے کہ میری امت کے علماء مثل انبیاء بنی اسرائیل کے ہیں اور یہ حدیث مسلمہ بین الفریقین ہے صرف وہی عالمانہ و حکیمانہ ہر پہلو سے بیان کر سکتے ہیں یہ صرف انکا حق ہے اسلئے کہ جس پر قرآن کا نزول ہوا اور جو جو بھی سورت النجم آیۃ ۲ اور سورت دہر پارہ ۲۹ میں آتے ہیں

ان کو علم لدنی عطا ہوا اور علماء حق نے ان سے علم حاصل کیا اور علماء حق نے اپنے حاصل کردہ علم سے تعلیم دیکر مستفید فرمایا جس کا نتیجہ ہے کہ آج بھی حق کی تلاش ہو رہی ہے اور حق پسند استفادہ حاصل کر رہے ہیں علماء حق نے جو تفسیر و تاویل من الحق کیں اور دنیا والوں تک خالص علم اللہ کی روشنیاں پہونچائیں شجرہ خبیثہ اور ملعونہ والوں نے علماء حق کو میدان میں بمقابل علماء حق لا کر محض زر طلبی بقاء اقتدار نفسی استحکام حکومتی کیلئے بربادی دین اور انسانیت کیلئے کوشاں ہو کر بربریت درندگی حیوانیت حق دشمنی ابلیست کو فروغ دیا تاریخ مسلم اور قرآن خود شاہد ہے کہ من ابتدائے ۱۱ ہجری تا اینما کیا گیا کچھ نہ کہا ان الدین عند اللہ الاسلام میں کسطرح نفسی جماعتی حکومتی بلا استحقاق بیجا مداخلت کرکے قرآن اور سنت رسول کے خلاف جو بھی ہو سکا کیا اور کرنے کی جد و جہد کی نبوت کی جگہ حکومت لا کر غیر دین اللہ لایا گیا

پیروی کی گئی قول و عمل مسلم کو اسلام مان کر بنا دیا گیا جس سے نت نئے دین اور
بدعتیں وجود میں آتی رہیں دین اللہ میں غیر دین اللہ مدغم کر دیا گیا دین اللہ خالص
نہ رہا اسی طرح سنت رسول بھی خالص نہ رہی سنت جماعتی حکومتی علماء کی
شامل کر دی گئی جس نے اسلام کا معجون مرکب تیار کر دیا جو کسی مرض کی دوا
نہ رہا اللہ کا دین اور سنت رسول کیا تھا اور کیا بنا دیا گیا جو صرف دنیا اور
حکومت رہ گیا قرآن اور تمام مسلم تاریخیں گواہ ہیں کس طرح غلط الزام بہتان
افترا فریب جھوٹ سے محض جاہ طلبی وسعت سلطنت مال غنیمت استحکام
حکومت کے لئے بے گناہ مومن مسلم بالقرآن باعمل کا خون کیوں اور کس کس
طرح اور کب کب اور کہاں کہاں بہایا گیا اور کتنا بہا۔ خون کے گارے سے
دیوار بنائی گئی جس کا وجود آج بھی قاتلوں کو بتا رہا ہے اس نے کیا نتائج
پیدا کئے اور آج تک سب وہی کچھ ہو رہا ہے ان کو دین سے دور کا بھی واسطہ
نہ کبھی تھا اور نہ اب ہے صرف دولت حکومت جماعت قوت جبر و استبداد
کیلئے سنت الٰہیہ اور سنت نبویہ اور معلمان علوم الٰہیہ سے کنارا کش ہو کر
خود رائی نفسی پیروی تعیش حظ نفس آرائش و آسائش جسم کیلئے قول و فعل
عمل حکمران اور علماء کو سنت اللہ و سنت رسول کے مدمقابل لایا گیا اور اسکو
اسلام اور سنت رسول کہا گیا مشہور کیا گیا مان لیا گیا اور آج تک عمل ہو
رہا ہے دنیائے مسلم گواہ ہے اور اسی کا نتیجہ ہے کہ اسلام سے تنفر۔ اللہ
کا انکار۔ رسول کی تذلیل اجر رسالت سے گریز مسلمانوں میں تفریق جسکی
وجہ سے کارل مارکس کا فلسفہ دنیا میں آ گیا اور حقیقی اسلام کا حکیمانہ و عالمانہ

عمل ان لوگوں نے ہونے نہ دیا اب ان کے بس کا کچھ بھی نہیں ہے جسکے
لئے یہ سب کیا وہ بھی ہاتھ سے جارہی ہے قرآن اور عمل رسول گواہ ہیں
تحقیق علاوہ لاتا محدود ہے بحث بیکار ہے

چند مثالیں مسلمہ تاریخ اور قرآن

قرآن	عمل مسلم بحیثیت تاریخ
ان الدین عند اللہ الاسلام ما اختلف الذین اوتوا الکتاب الا من بعد ما جاءھم العلم بغیاً اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول	ان الدین عند اللہ اسلام ان الدین عند الجماعتی اسلام ان الدین عند الحکومتی اسلام ان الدین عند العلمائے اسلام ایجاد مسلم جس نے ۷۳ فرقے بنائے اور آج تک ۷۲ ہو گئے حدیث قرطاس و ثقلین سے انحراف احد و حنین سے رسول کو تنہا چھوڑ کر بھاگنا دفن رسول سے کنارہ کش ہونا۔
روم ۳۸ بنی اسرائیل ۲۶ حشر ۷ و ۸ الانفال ۴۱	باغ فدک اور زمین عوالی مدینہ خلاف قرآن قول خود ساختہ کے ذریعہ وراثت انبیاء سے انکار کر کے صدقہ قومی ملکیت بنا کر اشتراکیت کی بنیاد رکھی اور خمس کو خلاف قرآن حرام قرار دیکر سرمایہ داری کی بنیاد مستحکم کر دی۔ دو سو اونٹ کی قیمت کے نو سو لیکر بلیک مارکیٹ کا سبق دیا۔
قل لا اسئلکم علیہ اجراً الا المودۃ فی القربیٰ الشوریٰ ۲۲	وفات سے تین دن کے اندر رسول کی بیٹی کے گھر آگ لگانے گئے رسول کی بیٹی کے شکم پر دروازہ گرا دیا گیا اور نواسہ رسول دنیا میں آنے سے پہلے قتل کر دیا گیا جسکا ذکر قرآن

نے بھی کیا ہے رسول کی بیٹی کے موت کا سبب یہی ہوئے
نبی اور معلم قرآن من اللہ کو رسی سے باندھکر کشاں
کشاں لے گئے اسکے بعد آل رسول و آل عمران کو چن چن
کر بیگناہ قتل کیا کربلا شاہد ہے اولاد رسول اور انکے
دوستوں کا خون حلال قرار دیا گیا خونی اوراق تاریخ مسلم شاہد ہے

من المشرکین من الذین فرقوا دینهم وکانوا شیعاً

رسول کی حیات میں اجماع تھا ایک دین تھا وفات
رسول کے بعد اجماع کر کے مقابل دین اللہ جماعتی
دین لایا گیا اللہ کے دین کو متفرق کر کے فرقے بنانے
کا اسباب پیدا کیا گیا رفتہ رفتہ ۷۳ اور اب ۷۶ فرقہ ہو گئے

سورۃ النساء آیۃ ۹۲ میں اللہ نے مومن کے قتل عمد پر لعنت کی ہے برعکس خلاف
قرآن بے شمار مومن بالقرآن من ابتدائی ۱۱ ہجری تا دو سو ساٹھ ہجری خصوصیت
سے ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر عمداً قتل کئے گئے اور آج قاتلان قابل مدح و ستائش
ہیں یہ ہے دور موجودہ کا اسمی اسلام۔

تمامی متعلقہ آیات قرآنی پر سرسری نظر ڈالنے والا بھی اس نتیجہ پر آسانی
سے پہنچ جاتا ہے عدم تعظیم و تذلیل نائبان الٰہیہ اہلبیت مردودیت ہے
عزازیل عابد تھا زاہد تھا وحدانیت قیامت کا اقرار کرتا تھا صحبت بھی ملائکہ کی
تھی باوجود ان فضیلتوں کے حکم خدا کی طاعت مطلق نہ کرنے اور نائب
اللہ کی عدم تعظیم کا ارتکاب کرنے سے مجرم قرار پایا اور سزا پائی میں
عزازیل سے ابلیس شیطان مردود بنا دیا گیا دوامی جہنمی ہو گیا اور

سنت الٰہیہ تا بہ قیامت کے لئے مقرر ہو گئی۔ جو عدم تعظیم نیابت الٰہیہ
موسومہ نبی رسول امام خلیفہ من اللہ کا ارتکاب کرے وہ ابلیس شیطان
بن جاتا ہے یہ فیصلہ محکم مطلق قیامت تک کیلئے ہے اسمیں عالم جاہل فرد
جماعت حاکم محکوم کو مستثنا نہیں کیا گیا خواہ کوئی بھی ہو عدم تعظیم نبوت
ابلیسیت ہے اور یہ پہلی تعزیرات قرانی ہے جس پر عمل ہو چکا قرآن
شاہد ہے۔

دوسرا۔ امر سورہ ہود آیۃ ۴۱ تا ۴۶ ملاحظہ فرمائے جسمیں دوسری
تعزیرات قرآنی آپ کے سامنے آئے گی۔ ارشاد نبوی کا ماننا عمل صالح
قرار پایا ہے بقیہ کل عمل خلاف احکام نبویہ عمل غیر صالح ہیں وہ نماز
روزہ زکاۃ خمس حج جہاد امر بالمعروف نہی عن المنکر تفسیر تاویل حدیث
فقہ وغیرہ وغیرہ جو بھی ہوں اور اطاعت نبوی سے انکار انحراف سنی
ان سنی برعکس عمل اور نفسی تاویں خواہش نفس کی پیروی مستوجب سزا
اخراج نسل ہے یہ فیصلہ بھی مطلق محکم بلا تشخیص و استثنا تا بہ قیامت کے
لئے ہے جو بھی اس جرم کا ارتکاب کرے گا وہ نسل سے خارج ہو جائے گا
عالم اسباب میں صرف دو صفاتی نسلیں ہیں جناب صفی اللہ اور دوسری
نسل ابلیس یعنی صفاتی عملی آدمی اور صفاتی عملی ابلیسی ==== قرآن میں چار
شجرے ہیں شجرہ نورانیہ اور طیبہ یہ انبیاء علیہ السلام اور ان کے حقیقی تابعین
متمسکین پیروان کا ہے اور شجرہ خبیثہ شجرہ ملعونہ جس پر خدا نے لعنت
کی ہے یہ شجرے ابلیس اور تابعین متمسکین پیروان قائم مقامان جانشینان

وارثان گئے ہیں۔

ملاحظہ فرمایئے

سورت ابراہیم آیۃ ۲۳ تا ۲۶ سورۃ بنی اسرائیل آیۃ ۵۹ سورت نور آیۃ ۴۳ تا ۴۶۔

عقل و علم و عدل کیا لازم و ملزوم ہیں یا نہیں عقل و علم کیا صرف خیر ہیں اگر خیر ہیں تو کب اور کیسے اور کیوں شر اور خالص شر ہو جاتے ہیں کیا محض عدل کی علیحدگی سے کیا عقل و علم و عدل حقیقتاً ایک شے کے تین نام ہیں اور انکا متفرق ہونا ہی شر فتنہ فساد ہے انداز فکر خیر یا در انداز فکر شر یہ بندگی الہیہ اور بندگی ابلیسیہ ہیں دنیا آگے بڑھی اور ہزاروں برس کی عملی و صفاتی دنیا۔ دنیا والوں کے سامنے ہے جو دعوت فکر عمل خیر اور شر دے رہی ہے صرف انداز فکر نظریات عمل خیر و شر تحت قرآن اور خالص سنت رسول اور اس کے برعکس نظریہ غیر سے حقیقت فریقین مخلص اللہ کے بندے اور گمراہ ابلیس کے بندے یعنی آدمی و ابلیسی ظاہر ہو جاتے ہیں بشرط عقل و علم و عدل سے مشترکہ کام لیا جائے اور تحقیق سے کام کیا جائے دنیا والوں کے طمع نفس آرائش و آسائش جسم حد نفس بلا استحقاق فضیلت اقتدار دولت و حکومت بیجا کیلئے عقل و علم سے عدل کو خارج کر کے ظلم و تشدد و جبر و جماعت جہالت حکومت سے امن سکون دین اور انسانیت کو تکمیل نہ ہونے دیا وجود انسان کی غرض غایت کو حکومت متصور کر کے بلا عدل کے علم و عقل شرعیہ کا اپنے عمل سے دنیا کو عادی

بنادیا جس کے نتیجہ میں عدل کی جگہ ظلم نے لے لی آج سارے عالم میں
بلا عدل کے عقل وعلم پھیلا ہوا ہے مگر امن وسکون زندگی انسانیت سے
دنیا روز بروز خالی ہوتی جارہی ہے دنیا ماہی بے آب کی زندگی گذار
رہی ہے اور امن وسکون قلبی کے لئے بہمن ہے جو عنقا کرادیا گیا ہے۔
باوجود اس کے عدل کو شریک علم وعقل نہیں کرتے اور نہ انداز فکر غیر پر
پیرو ہیں آتے ہیں مزید بربادی انسانیت کے لئے حکومت جو صریح
خالق سے مخلوق کی بغاوت ہے جسکو تیرہ سو برس سے مشاہدہ کرتے
چلے آرہے ہیں کہ نبوت کی جگہ حکومت لانے سے کیا ہوتا ہے پھر بھی بلا استحقاق
حکومت کے پیچھے دوڑ لگاتے ہی چلے جاتے ہیں اور یہ زعم باطل بھی رکھتے
ہیں کہ ہم حکومت ونیابت الٰہیہ کے مستحق ہیں جس کا فیصلہ مطلق بروقت
تخلیق ابوالبشر خلیفۃ الارض جناب صفی اللہ ہوچکا ہے قرآن شاہد ہے کہ
نیابت الٰہیہ کیلئے اصطفے انتخاب الٰہیہ خلقت امری علم لدنی ہونا لازمی
ہے اور یہ سب سنت الٰہیہ مقرر ہوچکی ہے جو غیر مبدل ہے قرآن گواہ ہے
انعمت علیہم ہی اس کے اصل حقدار ہیں ان کا غیر مثال ہے غیر کا طالب ہونا
خواہش کرنا دعویٰ دار ہونا امید رکھنا تکذیب قرآن انحراف اطاعت مطلق
اللہ ورسول اور کار الٰہیہ میں مداخلت بے جا ہے اور اس طرح کے کل عمل
حسب منشاء وحکم قرآن یہ دی من اللہ کے مقابل دعویٰ فضیلت لی ورہ دیت
اہلبیت ہے اور یہ فیصلہ اللہ ہے دیکھو آیات متعلقہ کتابچہ ہذا۔
آج کی دنیا میں مسلمان بالقرآن کی تلاش ناممکن ہوچکی ہے اور علما مثل

انبیاء بنی اسرائیل عنقا ہیں ہاں سیاسی بہنرے لسانی؛ ورا سمی مسلمان
بہت ہیں جنکا نصب العین حکومت و دولت ہے اسلام نہیں حکمت الٰہیہ
نے تعلیم و تربیت فلاح و بہبود تعمیر اصلاح تحفظ و تکمیل انسانیت کیلئے
ہادیان من اللہ کو اپنی قدرت خاص سے خلق کرکے پاک و پاکیزہ بناکر
عقل و علم و عدل کامل و یکہ منصب عطا فرمادیا اور ان کی اطاعت مطلق
کا مخلوق کو حکم دے دیا جسمیں گمراہ نہ ہوں جسکی ابتدا جناب صفی اللہ سے
ہوکر انتہا جناب حبیب اللہ ہیں اس طرح ایک لاکھ چوبیس ہزار کے
عدد کو پورا کیا جنھوں نے نگرانی وحی میں علم و حکمت تزکیہ نفس اور
امر بالمعروف نہی عن المنکر کرکے تکمیل رسالت رضائے الٰہی کی سند
حاصل کی ہادیان منصوص من اللہ کی تعداد تو تاریخیں کتب الہامی اور
علماء نے بتلائیں مگر باغیان مخلوق اور ان کے جانشین قائم مقامان وارثان
صفاتی و تابعین پیروان کیلئے تاریخیں اور علما خاموش ہیں جن کی تعداد
اور ناموں سے دنیا والوں کو آگاہ ہونا بہت ضروری تھا جس سے دشمنان
اللہ و رسول کی شناخت عام طور سے ہوتی رہتی ہے مگر یا تو اسقدر کثرت
ہے کہ شمار محال ہے یا وہ ایسی ہستیاں ہیں جن کا ظاہر کرنا خلاف مصلحت
یا خوف ہے یا عام عقیدے کے خلاف ہے یا سبب فتنہ و فساد ہے یا لطف دنیا
جانے کا ڈر ہے یا حکومت علماء پر اثر پڑتا ہے بہرحال کوئی وجہ خاص ضرور
ہے جسکی پردہ داری ہے مورخین یا علماء ظاہر کریں یا خاموش رہیں اسقدر تو
قرآن نے صاف تبلادیا ہے کہ جہنم کے سات دروازے ہونگے انمیں ایک ایک

ٹولی اپنے اپنے پیروان کو لیکر داخل جہنم ہوگی لظر یاتی۔ صفاتی۔ عملی۔ قولی۔ گمراہی کے بنیادی طریقہ کار اور عملی صورتیں سات ہوں گی اور ان کا ہر بانی اپنے اپنے گروہوں کو لیکر ایک ایک دروازے سے داخل ہوگا از بہائے خدا غور فرمایئے یہ کون لوگ اور جماعتیں ہیں سارے قرآن میں صفات عمل موجود ہیں ا۔ل۔م سے والناس تک جملہ صفات عمل نتیجہ سزا اسب کچھ معبود حقیقی نے بتلا دیا ہے اور سرکار دو عالم نے صورت دکھلادی ہے دنیا یاد رکھے یا بھول جائے۔ پہچانے یا چشم پوشی کر جائے اللہ کی حجت تمام ہو چکی اس سے زیادہ لکھنا بیکار ہے غور و فکر لازم ہے مسلم تاریخیں اور قرآن موجود ہے مطالعہ عادلانہ سے کام لیجئے اور حقیقی صراط مستقیم پر آجایئے جو انعمت علیہم کا راستہ ہے جنکو قرآن کہتا ہے حدیث قرطاس حدیث ثقلین جنگ احد۔ خندق۔ خیبر۔ حنین۔ تبوک۔ صلح حدیبیہ۔ وادی عقبہ لشکر اسامہ بن زید گواہ ہیں کہ مسلمان بالقرآن باعمل کون ہیں اور کون مسلمان زبانی بے عمل بے یقین ہیں انکا نام آپ خود رکھ لیں ساتھ صفاتی عمل کے ۲۸ صفر ۱۱ھ دوشنبہ کا دن کہاں خاص مدینہ منورہ میں کس کے درمیان مسلمانوں کے کون مسلمان قرن اول کے اشرف الانبیا سید المرسلین رحمت العالمین خاتم النبیین شافع محشر محسن انسانیت عقل کل علم کل عدل کل اسلام کل معلم اول پہلا بندہ پہلا عابد پہلا مسلم پہلا مسجود پہلا شاہد پہلا امین جس نے حریت ضمیر کی راہ بتلائی تعمیر و اصلاح انسانیت و عبدیت کی مکمل تعلیم دی رضائے الٰہی

کی منزل بنائیں اشرف المخلوقات کے صفات مرتب کئے امن وسکون سلامتی وبقا کا سبق پڑھایا زندگی وموت کا راز بتلایا انسانیت وعدالت ایثار وقربانی خلق ومحبت صبر وتحمل استقلال وجرأت ونیکی وسخاوت کا معیار مقرر کرکے راہ مستقیم کو ہموار کیا انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم والضالین کی صورت اور راستہ دکھلا دیا ۔ آج بے گور وکفن پڑا ہے دنیا دالے دنیا حاصل کرنے گئے آخرت والے آخری خدمت انجام دیتے رہے دنیا کی یہ پہلی مثال ہے کہ انگلیوں سے زیادہ کوئی نہ تھا سب اپنے ہادی پیشوا جسکی بیعت کی کلمہ پڑھا اس کے جسد اطہر کو بے گور وکفن چھوڑکر چلے جائیں یہ جانے والے سب دعوی دوستی محبت کرنے والے تھے انمیں سے کسی نے دعوی دشمنی نہیں کیا ایسے دوستوں پر جس قدر تعجب کیا جائے کم ہے تاریخ عالم نے ہزاروں عجائبات پیش کئے مگر ایسا عجوبہ عمل پیش کرنے سے آج تک قاصر ہے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیا علیہم السلام میں سے کسی کی امت جس نے نبی کا کلمہ پڑھا ہو اور آخری خدمت انجام دینے سے پہلے بے گور وکفن چھوڑکر چلے گئے ہوں نہیں ہوا آخر یہ ہوا کیا اور کیوں جو ایسا کیا گیا اور اسی نبی کے ساتھ کیا خصوصیت تھی کون سی ضرورت خاص تھی کہ نبوت چھوڑکر حکومت حاصل کی جائے کیا بھاگی جارہی تھی مورخین محدثین نے بڑی بڑی خلاف حقیقت تاویلیں کی ہیں اور خوب خوب زور قلم دکھلایا ہے مگر وہ بیچارے مجبور تھے یہ انکی پرانی عادتیں بن چکی تھیں وہ معلوم کیے

تحت یہ کرنے کے عادی ہو گئے تھے لگی روزی ٹھکرائی نہیں جاتی
آتا مال واپس نہیں کیا جاتا دنیا والوں کا یہی مقولہ ہے اور دنیا کے
ساتھ چلنا ان کا بنیادی دستور رہے مگر حق بین نگاہیں متجسس دماغ
منصف دل سچی زبان کو حقیقت تک پہونچنے میں مورخین محدثین کی
موٹی موٹی کتابیں نہیں روک سکیں جب واقع نبوت جنگ احد وحنین
کا عمل خندق اور حدیبیہ کی باتوں کے روشنی میں دیکھا جائے تو تعجب
کرنا عجیب ہو جاتا ہے جو کچھ ہوا اور کیا گیا اس کا ہونا یقینی امر تھا
اگر ایسا نہ ہوتا تو تعجب کا محل تھا جنھوں نے زندگی میں احد اور حنین میں
سینہ سپر رہے وہ آج بھی موجود ہیں جو وہاں تنہا چھوڑ کر بھاگ گئے
تھے وہ آج بھی چلے گئے وہاں خوف تھا یہاں طمع ہے یہ اپنی اپنی عادت
اپنا اپنا عمل ہے صرف یہ سمجھ لیجئے کہ ایمان بالقرآن اور ایمان باللسان
کیا شکوہ کیسی شکایت پھر ان سے جن کو حکم اور شیعت کا فرق نہ نظر آئے
قول و عمل مسلم کو اسلام کہیں قرآن اور خالص عمل رسول جو اسلام ہے اسکو
بھول جائیں حکومت جزو نبوت قرار دیں اسپر عمل پیرا ہوں فخر کریں ملکی
فتوحات کو جہاد فی سبیل اللہ کہیں اور پھر بھی دعویٰ محافظت اسلام
کریں انکا اسلام وہاں تک ہے جہاں تک دنیا حاصل ہو ۱۱ سنہ ہجری سے
آج تک مسلم تاریخیں شاہد ہیں کہ دنیا کے لئے کس طرح قرآن اور معلم قرآن
سے جدا ہوئے ملاحظہ فرمایئے سورہ فرقان آیۃ ۲۹ —
یہ ہے جگت کی الٹی ریت حکومت کا نام نبوت قرآن اور خالص سنت رسول

سے انحراف کا نام اسلام (سورت نساء آیہ ۵۹ ترجمہ حافظ فرمان علی صاحب) اے رسول کیا تم نے ان لوگوں کی حالت پر نظر نہیں کی جو یہ خیالی پلاؤ پکاتے ہیں کہ جو کتاب تجھ پر نازل کی گئی اور جو کتابیں تم سے پہلے نازل کی گئیں سب پر ایمان لائے ہیں اور دلی تمنا یہ ہے کہ سرکشوں کو اپنا حاکم بنا لیں حالانکہ ان کو حکم دیا گیا ہے کہ انکی بات نہ مانیں شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ ان کو بہکا کر دور لے جائے

سورت اعراف آیہ ۲۹ صرف ترجمہ حافظ فرمان علی صاحب

ایک فریق کی ہدایت کی اور ایک گروہ کے سر پر گمراہی سوار ہو گئی ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیطانوں کو اپنا سرپرست بنا لیا باوجود اسکے گمان کرتے ہیں ہم راہ راست پر ہیں ——

نوٹ

ہر دو آیات کے بعد بجز اس نتیجہ کے قلیل بندوں کے سوا سب کی سب سابقہ دین پر واپس ہو گئے اور قلبی نفاق ظاہر ہو گیا اس کے سوا کیا کہا جائے۔

جناب صفی اللہ سے تا ایندم جو نہ ہوا تھا کیا گیا اختیار اللہ کو غصب کر کے حاصل کر لیا گیا اور اس پر عمل بھی کیا گیا نبوت الٰہیہ سے قطع تعلق کر کے اور اس کو ساکت قرار دے کر حکومت کو مقدم قرار دیا وقت بعثت جو سازش کی تھی اور جس پر کلمہ توحید کا پردہ ڈالا گیا تھا اسکی تکمیل کا عمل شروع کیا گیا اصل بنائے مخاصمت لا الٰہ الا اللہ کی تھی لا الٰہ نہ رہے

تحقیق فرمائیے تاریخی عمل خود ثبوت ہے ہر سنہ ہجرت رسول۔ غزوات
زمانہ رسول سے فرار۔ واقعہ وادی عقبہ لشکر اسامہ بن زید۔ حدیث
قرطاس اور حدیث ثقلین اخفاء وفات رسول دنیا میں آنے سے پہلے
نواسہ رسول کا قتل بسبب موت بیٹی رسول معلم قرآن کی گرفتاری تذلیل
وتضحیک آل عبا انحراف قرآن آیات مباہلہ۔ دہر النجم اصطفےٰ تطہیر انما
ولیکم الم نشرح بلّغ تکمین سے انکار واقعہ سورت برات۔ فدک و زمین
عوامی مدینہ کا غصب مالک بن نویرہ کا قتل اسکی زوجہ سے زنا محسنہ
کا ارتکاب آیت ۲۴ سورت نساء کا انحراف محمد و آل محمد و آل عمران کا
قتل عام مختصراً قرآن وقول و عمل رسول کو عمداً بھول جانے کے بعد
جو کچھ ہونا تھا ہوا ـــــ سوچ سمجھ کر کیا گیا اور یہ سب ذہنی تھا
جس کے لئے لا الہ اللہ محمد رسول اللہ زبان پر جاری کیا گیا تھا من اللہ
معلم قرآن کو چھوڑ کر خود ساختہ معلم قرآن سے خواہشات پوری کی گئیں
سنت رسول اور حلال رسول کو حرام کیا گیا قرآن کی عمداً تکذیب کی گئی
متعہ النساء اور خمس کو حرام قرار دے دیا گیا۔ آج تک عمل ہو رہا ہے نتیجہ میں
نظام سرمایہ داری اور زناکاری رواج ہوا ان واقعات کی شہادت
تاریخ مسلم اور کلام اللہ دے رہا ہے اسی پر اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ
قرآن اور خالص سنت کے خلاف خود ساختہ تفسیر و تاویل و حدیث کی
بنیاد رکھی گئی عدل کو اصول دین سے خارج کرکے خود ساختہ شریعت
تفسیر تاویل حدیث بلا خوف خدا بنوائی گئیں تعلیم دی گئی عمل کیا اور

کرایا گیا اسباب پیدا کئے گئے وحدانیت کے عقیدہ کو اس طرح ترتیب
دیا گیا کہ وحدت باقی نہ رہے نبوت کے عقیدے کو ایسا کر دیا گیا کہ خلقت
امری اور خلقت نسبی اور علم لدنی و علم کسبی کا فرق باقی نہ رہے دنیا کو
حقیقت سے ناواقف کرایا گیا علما ناحق میدان عمل میں لائے گئے محدث
محقق مفسر مورخ خریدے گئے ان سے حسب منشاء کام لیا گیا جسمیں
حقیقی اسلام سامنے نہ آجائے حق و ناحق مخلوط ہو جائیں تمام مسلمانوں
کو حقیقی اسلام سے ہٹانے اور خود ساختہ اسلام کا عادی بنانے کیلئے
انکی فطری و جبلی عادتوں کو ابھارنے اور ایام جہالت کو واپس لانے کے
لئے خلاف قرآن و قول و عمل رسول خود ساختہ تاویلات سے کام لیا گیا
ملک داری مال غنیمت کا شوق پیدا کرایا گیا خود ساختہ حدیثیں اس
کثرت سے گڑھی اور گڑھائی گئیں جس سے بعض معلم قرآن من اللہ اور تنزیل
و عداوت آل اظہار تکذیب کتاب اللہ بہتان افترا فتنہ فساد مفسد اقتل و
غارت لوٹ طمع ہوس خود غرضی حیوانیت بربریت بلا استحقاق فضیلت
بازعم باطل شوق فتوحات ملک و سلطنت تعیش عذر نفس۔ آرائش و آسائش
جسم کے مسلمان عادی بنا دیئے گئے فلسفہ روم۔ یونان۔ ایران مسلمانوں
کے دل و دماغ میں سرایت ہو گئیں قیصر و کسریٰ کی تاجپوش حکومت جبر و نخوت مستقل
قرار پا گئی سنت سنت الٰہیہ اور سنت نبویہ خود ساختہ سنتوں میں
تبدیل کر دیا گیا جس سے کسب و کذب کو بھی حصہ مل گیا متقی مومن اور
مسلم لسانی و ظالم فاسق و فاجر کا فرق ختم کر دیا گیا عملی حیثیت سے وحدانیت

نبوت عدالت امامت قیامت کا فقط لسانی عقیدہ رسمی رہ گیا وہ بھی
ایسا کہ دنیا کی دیگر قومیں مضحکہ اڑا دیں تعلیم قرآن اور عمل رسول کو
اس طرح مسخ کر دیا گیا کہ دنیا والوں کی نگاہ میں اسلام کی غرض
و غائت محض فتوحات ملک اور حکومت اطاعت حاکم وقت زر طلبی
تعیش نفسی ہو کر رہ گئی اسکے سوا کچھ بھی نہیں اولی الامر کے خودساختہ
بالکل غلط معنے خلاف نظریہ حکیمانہ اور عالمانہ قرآن کے لیکر جواز پیدا
کر کے ظلم کو اسلام کا رہبر بنا دیا گیا جس سے تکمیل انسانیت و عبدیت
تعلیم قرآن و ایثار۔ قربانی خلق و محبت عدل و صداقت صبر و تحمل رحم و
سخاوت جرءت و ہمت سادگی و قناعت تقویٰ و طہارت [illegible]ن و سکون
علم و حکمت مساوات و ہمدردی رواداری و خلوص کی جگہ فتنہ و فساد
جنگ و جدل حیوانیت و بربریت درندگی و خود غرضی طمع و حرص و حسد۔
مفسدا بد عہدی بغض و عناد جہالت و حکومت دولت و نفرت بغاوت نخوت
جماعت و حشمت علم کا جہل بلا استحقاق فضیلت کا زعم باطل فسق و فجور
کذب و ریا فریب و مکر ظلم و تعدی جبر و تشدد و استبداد نے لی سنہ ۳۰ عام
فیل کی کامل حالت ہو چکی تھی صرف یہ فرق باقی رہ گیا تھا لوگ اپنے
کو مسلمان کہتے تھے ابھی سرکار دو عالم کو دنیا کی نگاہوں سے اوجھل ہوئے
پورے پچاس سال بھی نہیں گذرے تھے کہ مسلم دنیا سے کل تعلیم قرآن
سنت رسول علم و حکمت تزکیۂ نفس امر بالمعروف نہی عن المنکر کے
برعکس سب ہی ہو گئے تھے اور حقیقی اسلام سے ہزاروں میل دور ہو چکے

تھے ان کا اسلام محض حاکم وقت علماء جماعت کی اطاعت مطلق تھا جو آج
تک نظریہ چلا آرہا ہے جسکی وجہ سے مسلم دنیا میں چار قسم کے دین رائج
ہو کر باہم مدغم ہو گئے۔ ان الدین عند اللہ اسلام ؛ ان الدین عند الجماعتی
اسلام ؛ ان الذین عند الحکومتی اسلام ؛ ان الدین عند العلمائی اسلام
ان سب دینوں کے ماننے والے لسانی حیثیت سے سب ہی مسلمان کہلاتے
تھے خود ساختہ دینوں کو بھی اللہ کا دین مان لیا گیا تھا خالق و مخلوق کے
دین کا کوئی فرق باقی نہیں رکھا گیا تھا اور آج بھی وہی سب کچھ دنیائے
مسلم میں نظر آرہا ہے۔ مگر حقیقت کیا ہے قرآن صاف صاف بتلا رہا ہے
ظالم اور کاذب پر لعنت بھیجی ہے یوم الحساب اسی لئے ہے ہر چہار دین
کا نام دنیا میں اسلام مشہور تھا اور ہے کل دین کے پیروں کو دنیا
مسلمان کہتی تھی اور کہتی ہے جب مسلمان خود ہی اپنے قول و عمل کو اسلام
کہتے اور سمجھتے ہیں پھر غیر مسلم کیوں نہ کہیں یہ ایسا خطرناک فریب ہے جس سے
سب ہی دھوکا کھا جاتے ہیں اسی لئے عیسائی یہود ہند و جین بدھ پارسی
ترسائے اسلام کا نام تلوار کا دین رکھ دیا مسلمانوں کے عمل و عقیدہ اور
موٹی موٹی کتابوں اور علماء ناحق کی تحریر تقریر قول و عمل نے اسلام سے
تنفر عام پیدا کر دیا اور حقیقی اسلام کا عالمانہ و حکیمانہ عمل مطابق قرآن
وسنت ہادیان من اللہ جس طرح ہونا چاہیئے تھا نہ ہونے پایا مسلمانوں
نے معلمان قرآن من اللہ کو چھوڑ کر خود ساختہ غیر من اللہ معلم قرآن کو
مان لیا جس سے حکیمانہ و عالمانہ تعلیم قران سے دور سے دور تر ہوتے چلے

گئے۔ دو سو درہم کے اونٹ کی قیمت نو سو درہم لیکر بلیک مارکٹنگ
کا سبق دیا گیا تکذیب قرآن کرتے ہوئے وراثت انبیاء سے انکار کر کے
رسول اللہ پر بہتان رکھتے ہوئے صدقہ قرار دیکر قومی ملکیت بنا دیا جس
سے اشتراکیت کی بنیاد پڑ گئی اور خمس کے حکم الٰہی کو منسوخ کر کے سرمایہ
داری کا رواج دیا گیا۔ اس طرح جملہ عملوں سے جب حکم قرآن اور سنتہ
رسول منسوخ ہو سکتی ہے تو موقع محل ضرورت نفسی و ملکی کے لئے سب کچھ
ہو سکتا ہے مسلم دنیا اور غیر مسلم دنیا سب کو مغالطہ ہو گیا اور عمل مسلم
کو کلیتاً اسلام کہنے اور سمجھنے پر مجبور ہو گئے چونکہ دلوں میں یقین کو
استحکام نہ ہونے پایا تھا کہ واقعات و عمل مسلم نے سابقہ علم عقیدہ
رسم و رواج کے واپس لانے کے اسباب پیدا کر دیے اور ہوتے ہی
چلے گئے بانیان کی کوششوں نے سونے میں سہاگہ کا کام کیا حقیقی
اسلام دل و دماغ سے نکل گیا عمل مسلم ہی کو اسلام مان لیا گیا دنیا
والوں نے بھی قول و عمل اور اطاعت عوام سے بھی نتیجہ نکال لیا کہ
یہ جو بھی ہے وہ سب اسلام ہے یہ مغالطہ حقیقت کے لئے بہت اہم
اور بنیادی تھا۔ خلاف قرآن اور سنت رسول اور خلاف ہادیان
من اللہ قول و عمل کو ساری دنیا نے اسلام کہہ کر یقین کر لیا تھا
اور عمل کر رہے تھے حقیقت چھپ چکی تھی اس عقیدہ عمل و نظریہ جو
کلیتاً باطل تھا اس کو مٹانا قدرت کے لئے ضروری تھا کہ وہ دنیا کے
سامنے حقیقی دین اللہ اسلام اور خود ساختہ غیر دین اللہ اسلام کو لا کر

عملاً قولاً عقیدتاً سامنے پیش کردے اور یہ دنیا دیکھ لے کہ اللہ کا دین
اسلام کون سا ہے اور اس کے ہادی اور تابعین کون ہیں اور خود ساختہ
مسلمانوں کا دین غیر اللہ اسلام کون سا ہے اور ان کے ہادی پیشوا
تابعین طبع تابعین کون کون ہیں اور ان کا عقیدہ نظریہ ذہنیت
کیا ہے اس کے اسباب کیا ہیں اور کیوں ہیں خالق حقیقی اور باغی
مخلوق اول ابلیس کا مکالمہ کے متعلقہ آیات قرآنی کے نمبر ابتدا میں
درج ہیں۔ ابلیس آج اپنی کامیابی کا راگ الاپ رہا ہے کہ میں نے
اپنے دعوی کو پورا کر دیا ہے ماسوائے اللہ کے مخلص بندوں کے سب
کے سب کو نبوت سے ہٹا کر حکومت صرف حکومت کا والی و شیدا
بنا دیا اور غیر اللہ کی اطاعت مطلق کرا دی اور اللہ کی صراط سے ہٹا کر
اپنی صراط پر لے آیا اور اب تا حیات وقت معلوم تک چلاتا رہونگا۔

اسلام جل رہا ہے مسلماں حیراں سے
ہے انسانیت کو سوزش بہتر کے داغ سے

اس میں شک نہیں کہ مسلمانوں کی عملی وصفاتی وقولی نظریاتی
فکری دنیا جو گیارہ ہجری تا امروزہ ہے انتہائی عبرتناک قابل افسوس
غور و فکر اور تحقیقات ہے یوم الحساب ہے ہر مسلم پر فرض ہے
کہ وہ اپنے نفس سے عدل کرنے اور تحقیقات کر کے اپنے لئے صراط
انعمت علیہم تلاش کر لے اطاعت اللہ کو مقدم قرار دے قرآن
کو نور کی روشنی میں سے بڑھے نور و کتاب کو اللہ نے ساتھ ساتھ
اتارا اور رکھا ہے یہ حوض کوثر تک ساتھ ساتھ رہیں گے جدائی نہیں ہے

غیر اللہ کی اطاعت مطلق سے دست کش ہو جائیں دنیا والوں کے
ساتھ نہ چلیں آج دنیا پھر از سر نو جدید اجتہاد یعنی نیا دین لانے
کی فکر کر رہی ہے ہر وہ عمل کرنا چاہتی ہے جس سے حقیقی اسلام
مسخ ہو جائے دور موجودہ شاہد ہے کہ تفسیر براہ اور تاویل خود
ساختہ تاریخ کا مسخ علما حق کے تحریر و تقریر سے گریز یہ سب
آپ کا مشاہدہ ہے کہ مسلم دنیا نے اسلام۔ امام۔ خلیفہ کا کسقدر
احترام کیا اور کر رہے ہیں قول و عمل تحریر و تقریر کتاب اخبار رسالہ
ملک و قوم شہر محلہ مکان ہوٹل دوکان حاکم محکوم فرد جماعت
تحریک سیاست ریاست ممبری اور حد ہے پان تک اسلامی
پان ہر شے کے ساتھ اسلام لگا دیا ہے سچ ہے بقول اکبر مرحوم الہ آبادی

خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں

امام کے لئے ارشاد رب العزت وکل شیًا احصناہ فی
امام المبین)

اور مسلم دنیا نے کیا کیا غور فرمائیے حکم خدا سے کیا سلوک
ہو رہا ہے عالم مفتی فقیہی محدث مفسر مفکر مورخ مصنف مولف
نماز پڑھانے والے سب کو امام کہہ دیا گیا وہ افراط کی کہ خدا کی پناہ
خلیفہ کے لئے کیا لکھوں۔ دوکان اکھاڑہ جہاں جس کو دیکھو کہا ہے
ہے اور وہ باخوشی قبول کرتا ہے بلکہ ایک پوری ملت ہی منسوب ہے

شجرہ ملعونہ

بنی اسرائیل آیت نمبر ۵۹

اے رسول وہ وقت یاد کرو جب تم سے ہم نے کہہ دیا تھا کہ تمہارا
پروردگار لے لوگوں کو ہر طرف سے روک رکھا ہے وہ تمہارا کچھ
بگاڑ نہیں سکتے اور ہم نے جو خواب تم کو دکھلایا تھا تو اس کو لوگوں
کے ایمان کی آزمائش کا ذریعہ ٹھہرایا تھا اسی طرح وہ شجرہ جس پر
قرآن میں لعنت کی گئی ہے اور ہم باوجود ان لوگوں کو طرح طرح سے
ڈراتے ہیں مگر ہمارا ڈرانا انکی سرکشی کو بڑھاتا ہی گیا۔

اس کا قائم مقام جانشین صفاتی وارث ببانگ دھل بلا خوف
حجاب کے وحدانیت نبوت قیامت سے بایں الفاظ انکار کر رہا ہے
کیسی وحی کیسا فرشتہ کیسی جنت کہاں کی دوزخ یہ سب حکومت
حاصل کرنے کے لئے بنی ہاشم نے ڈھونگ رچا تھا اور کچھ بھی نہ تھا
اس نے اللہ اور رسول کے حلال کو حرام اور حرام کو حلال کر دیا تھا تمام
باشندگان عرب اطاعت مطلق کر چکے تھے حریت ضمیر مٹ چکی تھی اور
خودداری ذلت و احساس کمتری میں تبدیل ہو چکی تھی صفاتاً عملاً مصر
کے فرعون نے شام میں جنم لیا تھا جناب کلیم اللہ کے بعد بنی اسرائیل
نے جو جو کیا تھا وہ سب یہ لسانی مسلمان کر رہے تھے قطبیوں کی جگہ
بنی امیہ نے لے لی تھی۔

یہ سنت الٰہیہ ہے کہ جب جب کفر کی تاریکیاں عالم اسباب پر چھا گئیں تو

ریان منصوص من اللہ نے اپنے علم و حکمت سے وحدانیت عدالت
وت امامت قیامت کے تعلیم کی روشنیاں پھیلا کر کفر کی تاریکیاں
ہیں اور ہر طرح کی مصیبتیں برداشت کیں زہر یا قید ہوئے سولی
ھے قتل کئے گئے مگر اظہار حق اور رد باطل سے باز نہ آئے یہ پچاس
لہ دور تھا جسکی وجہ سے آج تک مسلمان صحت مند فکر پیدا نہ کر سکا
ا حق سے حق نکال لیتا بلکہ بگڑتا ہی گیا اور اب تو مطالعہ غور و فکر سے
ی دست بردار ہو چکا ہے اس نے اپنا نصب العین صرف حکومت،
دار، زر طلبی، خود لفس تعیش تک محدود کر لیا ہے سنت الہیہ اور
سنت انبیاء ترک کیا ہے اسکو اس سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے وہ صرف
جانتا ہے کہ اس کا نصب العین ہے اور یہی وجہ تخلیق ہے وہ اسی
ئے دنیا میں آیا ہے یہی سب کچھ ہے بقیہ سب بکواس ہے۔
ور سرور کائنات نے ۲۸ صفر ۱۱ھ ہجری کو اپنا کام ختم کر دیا اور
۲۲ رجب ۱۱ھ ہجری ہے جناب صفی اللہ سے حضور سرور کائنات
کی کل تعلیم مٹائی جا رہی تھی قدرے مخلص بندوں کے علاوہ
ب نے اطاعت اللہ اور حقیقی سنت رسول سے کنارہ کش ہو چکے تھے
و ساختہ دین و سنت و حکومت کی اطاعت مطلق کر چکے تھے سرکار
عالم نے جتنی بستیاں مٹائی تھیں وہ سب واپس لائی جا چکی
ھیں اللہ کا دین رسول کی سنت — حکومت قوت دولت جماعت
دین و سنت میں تبدیل ہو چکی تھیں ۔ اللہ و رسول کی پیروی

اور ابلیس کی پیروی مدغم ہو چکی تھی اور اسی مخلوط پیروی کا نام اسلام
اور مسلمان ہو گیا تھا قرآن اور شریعت رسولی قیامت تک کے لئے
تھی اور یہ منافقت کا اسقدر زور تھا کہ ایمان اور کفر دونوں کا نام
اسلام مشہور ہو گیا تھا — دنیا کے غیر مسلم سب ہی اسکو اسلام
کہتے تھے جس طرح عقل شرعیہ اور عقل جبریہ دونوں کا نام عقل ہے
اس لئے یہ فیصلہ عالم اسباب میں ہونا لازم ہو گیا تھا کہ اللہ کے دین
والے کون ہیں اور غیر دین اللہ والے کون ہیں۔
کون اللہ کا مخلص بندہ مطیع پیرو حقیقی مسلم مومن ہے اور کون
گمراہ لسانی اسمی مسلم منافق ہے ورنہ کل تعلیم الہیہ و انبیاء علیہ السلام
الہامی کتب صحائف آسمانی بیکار و عبث ہوئے جا رہے تھے فیصلہ
عملی ہو اور وہ ایسا فیصلہ ہو جو جھٹلایا یا ٹالا جا سکے اور اس میں ترمیم
تنسیخ تاویل و تحریف خود ساختہ کی گنجائش باقی نہ رہے اور معاملہ
ہو جائے تا یوم الدین قائم و برقرار رہے دشمنان اللہ و رسول
کی پیش نہ جائے کل مخلوق صورت و سیرت علم و عمل صفت و عقیدہ
ذہنیت ہر دو فریق مومنین و منافقین کا دیکھ لیں عینی شاہد بنجائیں
فریقین ایک دوسرے کے آمنے سامنے آجائیں اور اپنی اپنی صفات
و عمل علم و عقیدہ کو ایک دوسرے کے مقابل ہو کر عملی حیثیت سے
پیش کریں اللہ اور کل انبیاء و اولیاء و صلحاء ملائکہ شہداء کل مخلوق
جن و انس گواہ بنیں جس میں یہی مقابلہ امر فیصل ہو کر مومنت اور

منافقت جزا اور سزا کا معیار مطلق تابہ قیامت کے لئے بن جائے
مومنین کی صفت علم عمل عقیدہ ذہنیت نظریہ اطاعت علیحدہ
ہوجائے اور منافقین کی صفت علم و عمل عقیدہ و ذہنیت نظریہ
و اطاعت علیحدہ ہوجائے جس کا دل چاہے اللہ کے پیارے مخلص
بندے مومنین کے ساتھ رہے اور اون کے علم و عمل صفت و عقیدہ
کو اپنا کر صراط مستقیم پر چلے اور جس کا دل چاہے غیر اللہ غیر رسول
کی تاسی کر کے منافقین کے ساتھ رہے اور خود ساختہ صراط پر چلے۔
معبود حقیقی قادر مطلق علیم و دانا ہے اس کے علم میں یہ وقت
تھا بر وقت قربانی جناب خلیل اللہ ذبیح اللہ کی قربانی کو اسی
لئے ملتوی کر کے بدل قربانی کو احصاء بلاء المبین میں ہونا قرار
دیا اور اس قربانی کا نام ذبح عظیم رکھا نسل آل ابراہیم شاخ جناب
اسماعیل ذبیح اللہ کے خط مستقیم میں عمران کے نبیرہ کو منتخب کر کے
معین و مقرر فرمادیا رسالت کے بعد امامت من اللہ کا سلسلہ تا قیامت
مثل نبوت مقرر فرمادیا جب تک ابلیس بہکانے والا ہے قرآن اور
معلم منصوص من اللہ صاحب علم لدنی منتخب شدہ اصطفیٰ من اللہ
رہے یہ دنیا حجت اللہ سے خالی نہ ہو مطابق منشاء اللہ ہدایت
ہوتی رہے مفاد ہدایت سے مومنین مخلصین مستفید ہوتے رہیں
امام سیوم من اللہ آیۂ تطہیر کا مظہر — آیۂ مباہلہ کا مصداق سورۂ
دہر کا منشاء اللہ اس کا فیصلہ اور معیار بالنفس نفیس اپنے عمل خا

سے کر دے گا وہ فیصلہ ایسا کامل و مکمل ہو گا کہ منافق بوجہ نفاق
کے مومن سے مخلوط نہ ہو سکے گا ہر دو گروہ ظالمین اور مظلومین۔
منافقین اور مومنین نبوت والے اور حکومت والوں کی صورت
سیرت عمل دنیا اور قیامت میں نمایاں اور ظاہر رہے گا ۔۔۔
وامتازو الیوم ایہا المجرمون الم اعھد الیکم یبنی
آدم ان لا تعبدون الشیطان انہ لکم عدو مبین
وان اعبدونی ھذا صراط مستقیم۔ (سورت یٰسین)

سجدۂ آخر

وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحیٰ (النجم)
حسین منی وانا من الحسین (مسلمہ بین الفریقین)
قال انی جاعلک اماما قال من ذریتی قال لا ینال عھدی الظٰلمین۔
(الصٰفٰت)
یزیدھم الا طغیانا کبیرا (بنی اسرائیل)
ان ھذا لھو البلاء المبین و فدینہ بذبح عظیم ترکنا علیہ فی الاٰخرین (الصٰفٰت)
اولنا محمد اوسطنا محمد اٰخرنا محمد سب کے سب محمد (حدیث)

وقت معینہ تحت الٰہیہ

آخر زمانے کا وہ وقت آگیا جس کے لئے جناب ذبیح اللہ کے خط
مستقیم میں، ذبح عظیم کو اللہ مقرر کر چکا ہے جسمیں اسلام زندہ رہے

اور قیامت تک زندہ رہے یہ اسکی حکمت عالیہ تھی کس کے خیال
میں آسکتا تھا کہ جب شیطان کی پیروی اپنے کمال پر پہونچ جائیگی
تو کیا ہوگا (ترکنہ علیہ فی آخرین) اول باغی مخلوق کے صفاتی خط
مستقیم خصوصی جانشین آباؤ اجداد کا صلبی و بطنی وارث باغیان
انسانیت نمرود شداد فرعون ہامان بخت نصر کا صفاتی مظہر
سریر آرائے حکومت ہو چکا ہے ۶۰ھ ہجری سے جو اسباب بغض
لاالہ کے لئے فراہم کئے گئے تھے ان کی تکمیل ہو چکی ہے وہ اپنے
صفاتی مورثان اور صلبی و بطنی آباؤ اجداد کی دلی تمنا دل کو پورا
کرنا چاہتا ہے کہ اسلام دین اللہ دنیا سے مٹ جائے اور میرے
آبائی اصول و فروع رائج ہو جائیں اس کے نزدیک وقت
آچکا ہے زمانہ آخر ہے نبوت کا اختتام ہو چکا ہے زمانہ امامت
ہے اس سے اچھا موقع اللہ کے دین کتاب و سنت مٹانے کا کہاں
آئیگا۔ معلم علوم ربانی وارث علم و حکمت انبیاء و صحائف آسمانی
نواسہ سید المرسلین نبیرہ عمران۔ آل عمران و آل ابراہیم و اسمٰعیل
کی مخصوص ہستی من اللہ کا تیسرا امام جس کو دنیا والوں نے دنیا کے
لئے بے یارو مددگار چھوڑ دیا ہے اور سب نے قرآن و سنت رسول
کو چھوڑ کر میری اطاعت مطلق پر بیعت کر لی ہے ایسی حالت میں
کیوں نہ اس سے بیعت لیکر دین اللہ کو ختم کر دیا جائے اپنے عامل
مدینہ کو حکم بھیجدیا کہ سبط رسول اللہ سے بیعت لیکر مطیع مطلق بناؤ

در صورت انکار بیعت سر قلم کر کے بھیجدو۔

ولیبقیٰ وجہ کارب ذول جلال ولاکرام

کے آرام گاہ کے پائین عرض کر رہے ہیں نانا آپ شاہد ادن ہیں
قرآن کی تکذیب ہو چکی آپ کی سنت مٹا کر حکومت کی سنت جاری
ہو گئی نبوت و قیامت سے انکار ہو چکا خالص مخصوص بندوں
کی آزمائش کا وقت آگیا وہ اپنی شہادت سے اللہ کا وجود حضور
کی نبوت قرآن کی صداقت قیامت پر یقین امام من اللہ کی حقیقت
کا مکمل ثبوت قیامت تک کے لئے فراہم کر کے مستحکم کر دیں مومن
منافق صفاتی و عملی کا معیار دوامی مقرر ہو جائے جس میں مسلمان
با قرآن با عمل اور لسانی و اسمی مسلمان ظاہر ہو جائیں دنیا کے
سامنے خالص دین اللہ آجائے اور اسکی شناخت عملی و صفاتی
ہو جائے کہ خود ساختہ گمراہی کا دین کیا ہے اس کا عقیدہ عمل
دنیا کے سامنے آجائے اور دنیا والے اصل وجہ وجو صفات و
عمل عقیدہ اسباب غیر دین اللہ کا روز روشن میں دیکھ لیں کہ جسقدر
اب تک کشت و خون قتل غارت لوٹ مار فتنہ فساد جوڑ توڑ
مکر و فریب جھوٹ دھوکا ہوئے ہیں ان کے بانی کس دین کے
پیرو ہیں اللہ کے دین کو کیا واسطہ وہ صرف سلامتی امن و
سکون عدالت و صداقت خلق و محبت سنت الٰہیہ اور سنت انبیاء
ہے اوس کو نکر وحات زمانہ ظلم و جور حکومت و ملک داری سے

دور کا بھی واسطہ نہیں ہے اس کا مرکز نبوت ہے اور غیر دین
اللہ کا مرکز حکومت ہے نبوت اور حکومت ایک دوسرے کی
ضد ہیں حکومتیں ہمیشہ نبوتوں کی مخالف اور برسرپیکار رہی ہیں اور
باہمی مقابلہ حربی عملی نظریاتی صفاتی ہوتا چلا آرہا ہے خالص
دین اللہ کی تعلیم عمل صفات نصب العین نظریات ذہنیت صاف
صاف مکمل دنیا والوں کے سامنے آجائے یہ فریب مغالطہ جو موٹی
موٹی کتابوں اور علمائے ناحق نے دیا ہے کہ قول و عمل علماء و
حکمراں مسلم اسلام ہے صاف ظاہر و نمایاں ہو جائے کہ نہیں ہے
بالکل بہتان اور غلط ہے مختصر یہ دیکھ لیں کہ تلوار کا کون سا
دین ہے جس کا تعلق اسلام سے دور کا بھی نہیں ہے یہ غیر دین اللہ
اسلام خود ساختہ جماعت حکومت علما مسلم کا دین ہے خدا کی
حجت سب پر قیامت تک کے لئے قائم ہو جائے ۔ مادر برادر
عزیز و اقارب سے آخری وداع ہونے کے بعد وطن طیبہ کی
حرمت باقی رکھنے کے لئے غریب الوطنی پر مجبور ہوئے اور
ہجرت اختیار کی سفر شروع ہوا ۔ الم سے والناس تک
کی عملی تعلیم دیتے جا رہے ہیں کہ منزل اول خدا کا گھر آگیا پناہ
کی امن و سکون سے رہنے نہ پائے دشمنان خدا اور رسول و اسلام
کے ایجنٹ لجورت حاجی مکہ پہونچ گئے حرمت خانہ کعبہ کو بچانے
کے لئے حج کو عمرہ سے تبدیل کر کے منزل مقصود کی طرف روانہ ہو گئے

ظالموں نے جائے امن میں بھی چین نہ لینے دیا اتنی مہلت بھی
نہ مل سکی کہ مظلوم حج کر لے یہ تھی خود ساختہ اسلام کی مسلمانیت
جس پر ناز ہے اور جس کے لئے نبوت چھوڑی گئی اور حکومت حاصل
کرنے کا نتیجہ سامنے آگیا۔ خالص اللہ کے دین کی تعلیم دیتے جا رہے
ہیں غیر دین اللہ کی نفی کرتے جا رہے ہیں اپنا نصب العین بتلاتے
جا رہے ہیں منزلیں گذرتی جا رہی ہیں خالص دین اللہ والوں کا
یقین بڑھتا جا رہا ہے غیر خالص علیحدہ ہوتے جا رہے ہیں کہ
وہ منزل آگئی جہاں دشمنوں کے پیاسے جاں بلب سواروں اور
گھوڑوں کو سیراب کر کے دنیا والوں کو اصلی اسلام کی صورت دکھلا دی
اور نقلی اسلام والوں نے بھی دیکھ لیا کہ حقیقی اسلام کیا ہے راستہ
مسدود کر دیا گیا۔ تیسری منزل پر زمین نے گھوڑے کے سم پکڑ لئے
مٹی سونگھی سرزمین کا نام پوچھا کربلا ارشاد فرمایا انا للہ
و انا الیہ راجعون رضاً بقضاہ تسلیماً لامرہ۔ قیام کیا چوتھی
محرم کو پانی سے دور خیمے نصب کرنا پڑے ساتویں سے آب و دانہ
بند کر دیا گیا۔ نویں کو کل ہمراہیان کو خالص کر لیا پوری رات
ذکر الٰہی میں بسر کی۔ والفجر ولیال عشر۔ بانی اذان کے
ہم شبیہ نے اللہ اکبر کی صدا بلند کی آخری نماز صبح ادا ہوئی امام
من اللہ نے ہر ممکن کوشش صلح و آشتی کے لئے کی لیکن سب بے سود
رہی جسقدر بھی حکومت جماعت کے قبضہ قدرت میں ظلم کی باتیں مختص

سب ان مظلوموں غریب الوطنوں پر مسلط کر دی گئیں حیوانیت
بربریت موذیت درندگی کی انتہا کر دی گئی — یہ بیچارے مظلوم
بیکس کون ہیں ان کا کیا قصور ہے بے قصور حقیقی مسلم بالقرآن
باعمل مومن صحابی صادق زاہد عابد متقی حاجی فقیہی قاری حافظ
نبی زادے امام من اللہ اور امام زادے انصار و اصحاب اور انکی
اولادیں مجاہدین خالصتاً فی سبیل اللہ و حق اللہ و حق العباد کے کامل
ادا کرنے والے علم و حکمت قرآن و سنت خالص کے معلم اصول
دین فروع دین امر بالمعروف نہی عن المنکر عقیدہ با اخلاق تمیز انسانیت
و عبدیت پوری کر کے رضا کی منزلیں طے کر رہے ہیں کبھی سہواً بھی
ظلم و جور فتنہ و فساد مکر و فریب جھوٹ و دغا بدعہدی کے نزدیک
نہیں گئے نہ کسی کا کبھی نقصان کیا شریعت الٰہیہ و نبویہ کے کامل پابند
معلم وحدانیت عدالت نبوت امامت من اللہ قیامت پر یقین کامل ہے
اسی کی تصدیق کے لئے سر کٹانے آئے ہیں روزہ نماز خمس و زکوٰۃ
حج و جہاد پر عقیدہ باعمل اکل حلال صدق مقال پر عمل کامل ایثار
قربانی خلق و محبت عدل صداقت صبر و تحمل کے مجسمہ کامل ہیں ان کا
ہادی پیشوا کون ہے امام ابن امام منصوص من اللہ دعا خلیل ذبیح اللہ
نواسۂ سید المرسلین رحمت العالمین مودت انکی اجر رسالت بلا
اداے جس کے عبادات بیکار شجرۂ نورانیہ آیت تطہیر میں کا ایک
قرآن کا ذبح عظیم آیۂ مباہلہ کا صادق سورۃ دھر کا منشا اداالعہد

اصطفےٰ آل ابراہیم و آل عمران آل یٰسین و آل عبا کا فرد ان مظلوموں
پر ظلم تعدی کرنے والے کیا یہود نصاریٰ آتش پرست بت پرست
ہیں۔ نہیں نہیں داعیان اسلام لسانی و اسمی مسلمان ان کا امیر
و پیشوا کون ہے جبر و غلبہ کا امیر جگر خوار کا پوتا طلقہ کا بیٹا فاسق و
فاجر منکر نبوت و قیامت مثل نمرود خود پرست مثل فرعون جبراً مطیع
بنانے والا مثل بخت النصر ظالم و جابر شراب و غنا و زنا میں مدہوش
رہنے والا جس کے یہ سب مطیع و فرماں بردار مطلق ہیں اس کا حکم
ہے کہ پانی بند کر دو بھوکا پیاسا چار طرف سے گھیر کر قتل کر دو لاشوں
کو پامال کردو خیموں میں آگ لگا کر لوٹ لو وہ تم پر حلال ہے ناموس
کو اسیر کر کے بے مقنعہ و چادر شہر بشہر قریہ بقریہ تشہیر کر جس میں سب
لوگ خوف زدہ ہو کر مطیع کامل ہو جائیں سارے عرب میں میرا دین
پھیل جائے یا بیعت لیکر مطیع مطلق بناؤ جس میں جو اللہ کے دین
کے خالص پیرو ہیں وہ بھی سب میرا دین قبول کرلیں ان الدین
عند اللہ اسلام کا سوال ہی باقی نہ رہے یہ ہے بنا مخاصمت دین اللہ
اور غیر دین اللہ کے مابین اور اس واقعہ کی بنیادی وجہ جو در حقیقت
بعثت رسول سے شروع ہوئی اور آج تک ہے انسانیت مجبور
تھی، بیکس تھی، تلوار ہر طرف چمک رہی تھی خودداری موت کی
ہچکیاں لے رہی تھی، احساس کمتری کے سب شکار ہو چکے تھے۔
محسن انسانیت، معلم عالم فخر آدم حکیم فطرت جبر و استبداد کفر و نفاق

کے مقابلہ میں آگیا۔ ظالم، جابر، فاسق و فاجر کی بیعت سے انکار
کر دیا دنیا میں اصول الٰہیہ اور اصول ابلیسیہ میں اکثر مقابلے ہوئے
مگر یہ محل اور نوعیت نہ تھی دوست بن کر دشمنی نہیں کی گئی۔
اصول ابلیسیہ کو کبھی بھی اصول الٰہیہ نہیں کہا گیا اللہ کے بن کر
کبھی بھی اللہ کے دین کو نہیں مٹایا قرآن گواہ ہے مگر آج تک جب سے
یہی ہو رہا ہے اللہ کے اسلام والوں پر واجب کر دیا گیا تھا کہ
وہ انتخاب کر لیں ذلت کی زندگی یا عزت کی موت انھوں نے
عزت کی موت قبول کر لی امام من اللہ جسکی ہدایت و پیشوائی میں
آج کے دن بقائے دین اللہ کے کل عمل ہونا مقرر ہو چکا تھا یہ
کوئی اتفاقیہ بات نہ تھی سوچی سمجھی پرانی بات ہو چکی ہے ہر مومن
خالص کو علم تھا ۷ سال کی عمر سے امام برحق من اللہ خود بغور
حالات کا مطالعہ فرما رہے تھے جو بھی اسلام کے نام پر ہو رہا تھا
اور ہوتے ہوتے مسئلہ اس حد پر پہونچ چکا تھا نتیجہ سے واقف
تھے امام وقت من جانب اللہ تھے ان کا کل عمل منشاء اللہ کے
تحت تھا تدارک لازم ہو چکا تھا فطرت انسانیہ کی بلندی اور
پستی نگاہوں کے سامنے تھی۔ حجت خدا ہیں علم لدنی ملا ہے لسان
قدرت کی زبان چوس چوس کر پلے ہیں جب اہل کتاب نے قرآن کے
کلام اللہ ہونے سے انکار کیا تھا اور مباہلہ ہونا طے پایا تھا یہ
میدان مباہلہ میں نانا کی داہنی گود میں سب سے آگے ——

سچوں کے علمدار تھے ظلم و قوت کا مقابلہ ظلم و قوت سے نہ کیا بلکہ نیا بالکل نیا طریقہ جو دنیا میں نہ ہوا تھا نہ ہوگا حقیقت ہے اس کا انھیں کو حق حاصل تھا مظلومیت اور صبر کو اختیار کیا جو انبیاؑ اور رسولوں کی سنت ہے۔

صفاتی آلاتِ حرب مابین حق و ناحق

کل حق ایک طرف	کل ناحق ایک طرف
کل نبوت ایک طرف	کل حکومت ایک طرف
قرآن و سنت ایک طرف	حکومتی جماعتی سنت ایک طرف
کل مظلوم ایک طرف	کل ظالم ایک طرف
توکل اللہ ایک طرف	کل مادی قوتیں ایک طرف
اللہ کا دین ایک طرف	کل غیر دین اللہ ایک طرف
ذبح عظیم ایک طرف	بلاؤ المبین ایک طرف
اللہ کے بندے ایک طرف	ابلیس کے پیرو ایک طرف
کل مومن ایک طرف	کل منافق ایک طرف
نیابت الٰہیہ ایک طرف	نیابت جماعتی ایک طرف
کل رضا اللہ ایک طرف	کل مغضوبین ایک طرف
کل اسلامیت ایک طرف	کل ابلیسیت ایک طرف

بعد نماز صبح امیر بلاؤ المبین نے سب کو گواہ کر کے تیر کمان سے چھوڑ کر

جنگ کا آغاز کر دیا تیروں تلواروں نیزوں کے وار ہوتے رہے
مظلوموں پر ہونے لگے مظلوموں نے اپنا دفاع شروع کر دیا۔
خودداری کو زندہ رکھنا تھا احساس کمتری کو موت کا منہ دکھانا تھا
اس قلت نے کثرت کے حوصلے پست کر دیئے جنگ نے خلاف امید
طول پکڑا آفتاب۔ نصف النہار تک پہنچ گیا ان کی ہمت و
جرأت کا سورج گواہ ہے نہیں نہیں خالق مطلق گواہ ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ

والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین آمنوا وعملوا الصلحت
وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر—

تیروں کی بارش میں نماز ظہر با جماعت ادا کی بحالت نماز ایک جانثار
شہید ہوا سلسلہ شہادت جاری رہا قربانی دینے والا قربانی پیش
کرتا رہا قربان ہونے والے قربان ہوتے رہے قبول کرنے والا قبول
کرتا رہا۔ یہ انا للہ وانا الیہ راجعون رضا بقضائہ تسلیماً لامرہ
کہتے رہے یہاں تک کہ وہ وقت بھی آگیا جب دنیا کے ظلم کو
درجہ کمال حاصل ہوا ششماہا باپ کے ہاتھوں پر ذبح کر دیا گیا اللہ
کے پاس اب کوئی فدیہ الٰہی نہیں ہے خود ذبیح ہوئے حجت تمام کی خطبہ
آخر ارشاد فرمایا۔ خیمہ گاہ گئے امانت الٰہیہ امام چہارم من اللہ کو
سونپی بعد شہادت کے لئے وصیت کی ہر حال میں صبر کرنے کی تلقین
کی مقتل آئے استغاثہ بلند کیا۔ ھل من ناصر ینصرنا عالم ملکوت

عالم قدس عالم ارواح عالم اسباب میں ہیجان پیدا ہو گیا لبیک یا امام زمانہ کی صدائیں آنے لگیں۔

شجرۂ نورانیہ شجرۂ طیبہ کو اور شجرۂ خبیثہ و شجرۂ ملعونہ کو تمام جن وانس ملک و قدس زمین و آسمان نے روز روشن میں با چشم خود دیکھ لیا مومن منافق اللہ کے مخلص بندے اور ابلیس کے بندوں کی تقسیم مکمل ہو گئی خالص عشق اللہ ذبح عظیم نے سجدہ آخر میں سر رکھ دیا قاتل بڑھا پس گردن سے سر جدا کرنے لگا، سبحان ربی الاعلیٰ بحمدہ کی تکرار ہوئی ارشاد رب العزت ہوا یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی ادخلی جنتی۔

یہ وجہ تخلیق آدم عشق الٰہی فخر آدم عبد کا سجدہ آخر ہے سجدہ اول نے اللہ کے باغی سرکش اول کی صفات عمل عقیدہ کے ذریعہ شناخت کرائی اور معیار شیطانی و بغاوت عدم تعظیم نیابت الٰہیہ اور بلا استحقاق فضیلت بالمقابل ہادی من اللہ مقرر ہو چکا اور سجدہ آخر نے اللہ کے خاص مخلص بندوں کی صورت سیرت عقیدہ علم و عمل دکھلا دیا — اور باغی اول سرکش ابلیس کے پیروان، قائم مقامان، جانشینان صفاتی وارثان کی صورت سیرت علم و عملی عقیدہ صفات اسباب، وجوہات سرکشی، بغاوت اغراض ظلم و جور حکم و خدا و رسول سے عمداً انحراف کرنیوالے

اور اللہ کے معلمان کا طریقہ تعلیم عمل کو بالکل صاف صاف روز روشن
میں نمایاں اور ظاہر کر کے شناخت اور کامل تفریق تعظیم نبوت
اور عدم تعظیم نبوت تا بہ قیامت کے لئے کر دی جس میں نبوت
والے یادگار کو ہر قیمت پر قائم رکھیں اور حکومت والے مخالفت کرتے
رہیں حق پسند دنیائے الشنائیت۔ حکومت کو جزو نبوت سمجھیں یہ
تقسیم کامل کے بعد محال ہے نبوت اسلام ہے حکومت غیر اسلام
ہے اب منافق ہزار کہیں اسلام دوستی اور خود ساختہ نام اسلام
کا راز باش باش ہو کر تشت از بام ہو چکا وہ پردہ جو وحدت نبوت
قیامت سے قطع تعلق کر کے حکومت کا ڈالا گیا تھا اٹھ چکا ہے اب
یہ راز چھپ نہ سکے گا معیار تاریخی اور نا جمے بن چکا ہے، انعمت
علیہم اور ان پیروان غیر المغضوب علیہم ولا الضالین اور انکے
پیروان روز روشن میں آمنے سامنے ہو کر دنیا کے آ چکے ہیں انعمت
علیہم والے احتجاج مظلومیت اخلاص و محبت سے کرتے رہیں گے
اور ان کے غیر کفر و الحاد بدعت کا شور مچاتے رہیں گے یہ تفریق
مٹ نہیں سکتی ماتم مظلوم بند نہیں ہو سکتا یہ عمل انعمت علیہم
ہے یہ تفریق حجت اللہ نے کی ہے یہ عدم تعظیم نیابت الٰہیہ نہیں ہے
اس کی شناخت ہے یہ کفر و الحاد بدعت نہیں ہے یہ مسئلہ محبت
ہے عمل نبوت ہے تعلیم وحدت ہے یہ مودت اہل البیت ہے یہ
اجر رسالت ہے یہ سبیل الٰہیت ہے یہ واسطہ معبودیت ہے یہ صراط مستقیم

ہے یہ انتقامیت ہے یہ تعلیم شریعت ہے یہ عین ایمانیت ہے یا یہ
سنت ابراہیمی و یاقوبی ہے یہ روح اسلامیت ہے یہ خدا کی
رسی ہے جس نے طاغوت سے بیزار ہو کر پکڑ لیا وہ ناجی ہے
اور یہ سب قرآن ہے عدم تعظیم نیابت الٰہیہ کے بعد اسلام و ایمان
ختم ہو چکا، اعمال حسنہ اکارت ہو چکے اب جو ان کے پاس باقی ہے
وہ کفر و الحاد و بدعت ہے اب ان کے پاس سوا اس کے رکھا ہی۔
کیا ہے جو کسی کو دیں جو ہے اس کو صراط انعمت علیہم پر بسلتے
رہتے ہیں عزاداران مظلوم تم اخلاص و محبت سے مظاہرہ مظلومیت
کرتے رہو اور ظالموں کو دنیا والوں کے سامنے پیش کرتے رہو صبر
سے منتظر رہو منتقم حقیقی نے انتقام کے لئے جس کو مقرر کیا ہے
وہ آنے والا ہے جو مشرکوں، منافقوں، کافروں کا خاتمہ
امام آخر کے لئے حکمت الٰہیہ ہے جب وقت معینہ آئے گا امام ظاہر
ہوں گے ابلیس بھی ظاہر بظاہر اپنی قوت صرف کرلے گا اس کو
جناب روح اللہ تشریف لا کر واصل جہنم کریں گے خالص دین اللہ
رہ جائے گا۔

مؤلف

سید غضنفر حسین قاسم پور ضلع فتحپور یوپی مکان نمبر کے ۹۳
وحید آباد شہر کراچی نمبر ۱۸ المرقوم ۷ار جولائی سنہ ۱۹۶۷ء

چھوڑی نبوت لی حکومت دفن میں شہر کنٹ کی — کیوں مسلمانو یہی مومن کی کیا پہچان ہے

سینکڑوں نائب بنائے کتنوں کو مرتد کر دیا — مستقیم راہ کو گھیرے ہوئے شیطان ہے

الصراط مستقیم اجر رسالت سبیل اللہ ہے — چھوڑ دینا اسکو بتلاؤ کہ کیا ایمان ہے

ہر نفس اسباب تذلیل نبی آل نبی — اسپہ ٹھیکہ داری اسلام کا ارمان ہے

دین کے ٹکڑے تہتر سے بھی زیادہ کر دیئے — کیا تجزیہ ہے عمل کیا عالمانہ شان ہے

شان میں نازل ہو جسکے ہل اتی و انما — ہے رسن شانو نہیں اسکے حق کی یہ پہچان ہے

اے مسلماں ٹھنڈے دل سے اسپر غور و فکر کر — کیا حقیقت ہے یہی اور کیا یہی قرآن ہے

کیا فلسفہ ہے آپکا کیا خوب منطق آپ کی — خود ساختہ سب کچھ کیا پھر بھی سب قربان ہے

دین بھی ایجاد ہے سنت بھی ایجاد ہے — سب کچھ یہ خلاف عقل ہے کیا حاکمانہ فرمان ہے

اصول دین خارج عدل کر کے سب کچھ یہ کر لیا — اسلام کو چنگیزیت کا دیکے جامہ کہہ دیا قرآن ہے

قائم آل محمد جلد آئے بہر خدا
عدل بالکل مٹ چکا ہے ظلم کا فرمان ہے

نوٹ

یہ کتابچہ بلا قیمت مؤلف کے پتہ مذکورہ بالا سے
منگوا سکتے ہیں محصول ڈاک کے ٹکٹ بھیج کر اور جو
قیمت آپ مناسب سمجھیں مرکزی یتیم خانہ کراچی کو
عطا فرما دیجئے۔ فقط۔
غضنفر حسین بقلم خود

استدعا

سنہ ۱۹۴۰ء میں ایک اور دین ایجاد ہو چکا ہے جس کے اصول یہ ہیں :-

۱- شرک و کفر و الحاد و بدعت کے فتووں سے کام لینا۔

۲- تفسیر بالرائے تاویل خود ساختہ تاریخ کا مسخ کرنا۔

۳- ہر جائز و ناجائز طریقوں سے اقتدار حاصل کرنا۔

۴- جھوٹ فریب ناسمجھ طالب علموں کو گمراہ کرنا مقصد بنانا۔

اس لئے مستدعی ہوں کہ صاحب دل ایثار سے کام لیکر کتابچہ دو سجدہ کو ملکی زبان میں شائع کرا کر نوجوانوں کو گمراہی سے بچا دیں۔ (مؤلف)

اشتہار

صفائی نظام

جو دنیا کے کل نظاموں سے بہتر اور بالکل جدید نظریہ ہے جس سے اچھا نظام کل ارباب سیاست حزب اختلاف یا حزب اقتدار لانے سے قاصر ہیں ان کا انداز فکر ہی خارجی ہے حقوق حدود تعمیر و اصلاح تحفظ و عدالت سے دور ہیں صرف اغراض و اقتدار حکومت ہے۔

صفائی نظام ملنے کا پتہ :- سید غضنفر حسین مکان نمبر کے ۳۰۹
وحید آباد نیو گولیمار کراچی ۱۸